بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کارروائی اجلاس مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ ۴ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق ۳ مئی ۲۰۰۶ء بروز بدھ صبح ۱۰ بجے

بمقام مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ...... اما بعد

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس ۴ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق ۳ مئی ۲۰۰۶ء بروز بدھ صبح ۱۰ بجے مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان واقع گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث صدر الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اجلاس میں مجلسِ عاملہ کے درج ذیل عہدیداران وارکانِ عاملہ نے شرکت کی۔

1۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر 4 (صدر)
2۔ حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب اسکندر، مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی (نائب صدر)
3۔ حضرت مولانا محمد حسن جان، شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم جامع مسجد درویش پشاور (نائب صدر)
4۔ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان (ناظم اعلیٰ)
5۔ حضرت مولانا انوار الحق، نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (ناظم)
6۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم جامعہ فاروقیہ دھمیال روڈ راولپنڈی (ناظم)
7۔ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب، مہتمم دار العلوم الاسلامیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور (خازن)
8۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، صدر جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی نمبر 14 (رکن)
9۔ حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب، مہتمم جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال، کراچی۔ (رکن)
10۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب، مہتمم مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول، ٹھٹھہ (رکن)
11۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب، مہتمم دار العلوم حسینیہ شہداد پور، ضلع سانگھڑ (رکن)
12۔ حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب، مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد (رکن)
13۔ حضرت مولانا طاہر مسعود صاحب، جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا (رکن)
14۔ حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب، دار العلوم مدنیہ ٹاؤن بی، بہاولپور (رکن)

15۔حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، مہتمم جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید، ضلع مظفرگڑھ (رکن)

16۔حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب، مہتمم دارالعلوم کبیروالا، خانیوال (رکن)

17۔حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، لاہور (رکن)

18۔حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ، مہتمم المرکز الاسلامی سادات حافظ خیل، بنوں (رکن)

19۔حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن، ترنگڑی پائیں (رکن)

20۔حضرت مفتی صلاح الدین صاحب، مہتمم دارالعلوم وچمن صفہ ٹاؤن پوسٹ آفس صابر شاہ ضلع مانسہرہ (رکن)

21۔حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب، مہتمم جامعہ عربیہ دارالقرآن کرخ خضدار (رکن)

22۔حضرت مولانا سعید یوسف صاحب، مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری پونچھ (رکن)

23۔حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب، مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ چھتر دومیل مظفرآباد (رکن)

24۔حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر۴ کراچی (سندھ) (مبصر)

26۔حضرت مولانا امداد اللہ صاحب، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی (سندھ) (مبصر)

اجلاس کا لائحہ عمل: اجلاس کا لائحہ عمل وایجنڈا درج ذیل تھا:

❶ توثیق کارروائی اجلاس گزشتہ مجلسِ عاملہ منعقدہ ۲۱ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۴ نومبر ۲۰۰۵ء ❷ ریلیف فنڈ برائے مدارس ومساجد کی تقسیم پر غور ❸ منظوری میزانیہ برائے ۱۴۲۵ھ و۱۴۲۶ھ ❹ الحاق وداخلہ فیس وغیرہ میں اضافہ پر غور ❺ دیگر اُمور باجازت صدر وفاق۔

آغاز اجلاس: اجلاس کا آغاز ۱۰:۲۰ بجے پر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ وفاق کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اور اجلاس کی نظامت کے فرائض بھی انھوں نے سرانجام دیئے۔

۱۔گزشتہ کارروائی اجلاس مجلسِ عاملہ: تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضرت ناظمِ اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے مجلسِ عاملہ کے گزشتہ اجلاس منعقدہ ۲۱ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۴ نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات بمقام دارالعلوم الاسلامیہ مظفرآباد آزاد کشمیر کی کارروائی برائے توثیق پیش کی جس کے ضمن میں یہ بات بھی زیرِ غور آئی کہ گزشتہ اجلاس میں زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کے طلبہ کی داخلہ فیس معاف کردی گئی تھی یا نہیں؟ حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم کا کہنا تھا کہ اس سلسلہ میں کوئی حتمی فیصلہ مجھے یاد نہیں تاہم اکثر اراکین عاملہ کا کہنا تھا کہ یہ فیس معاف کردی گئی تھی۔ چنانچہ اس اجلاس میں یہ طے پایا کہ علاقائی مسئول کی تصدیق اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کی سروے رپورٹ کی روشنی میں متاثرہ علاقوں کے طلبہ کی داخلہ فیس معاف کردی جائے۔ واضح رہے کہ اگر اب یہ طلبہ غیر متاثرہ علاقوں کے مدارس میں زیرِ تعلیم ہوں تو ان کی فیسیں معاف نہیں ہوں گی۔ البتہ اربابِ مدارس اگر مناسب سمجھیں تو ایسے طلبہ کی فیس وہ خود ادا کردیں۔ نیز ایک

سال (۱۴۲۷ھ) کے لیے زلزلہ سے متاثرہ مدارس کی سالانہ فیس بھی معاف کرنے کا فیصلہ ہوا۔

نکتہ اعتراض: گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی خواندگی کے دوران حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم خازن وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے یہ سوال اٹھایا کہ میں چونکہ گزشتہ اجلاس میں شریک نہیں تھا اس لیے مظفر آباد میں اجلاس کے دوران ''وفاق المدارس ریلیف فنڈ'' کے قیام کے بعد وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے ریلیف فنڈ میں وفاق کے فنڈ سے دس لاکھ روپے جمع کروانے کے فیصلہ پر مجھے اشکال ہے کہ آیا شرعاً وفاق کو یہ اختیار حاصل ہے یا نہیں؟ کہ وہ مدارس کے طلبہ سے ملنے والی فیسوں کو زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں مساجد و مدارس کی تعمیر وغیرہ پر خرچ کرے، جب کہ وفاق کی آمدنی مدارس اور طلبۂ مدارس سے ہوتی ہے اور انھوں نے یہ رقم وفاق کو صرف اپنے انتظامی اخراجات میں استعمال کرنے کے لیے دی ہوتی ہے، لہذا یہ رقم صرف وفاق کے اپنے انتظامی مصارف پر ہی خرچ کی جاسکتی ہے۔

اس پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ مدارس اور طلبہ نے وفاق کو یہ رقم تبرعاً یا امداد و تعاون کے طور پر نہیں دی بلکہ وفاق کی خدمات کے عوض بطور فیس وغیرہ یہ رقم دی ہے جو کہ وفاق کے پاس امانت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا ایک مقصد تو بظاہر حکومتی اقدامات سے مدارس کا تحفظ وغیرہ بھی ہے لیکن اس کے عموم میں وفاق المدارس سے ملحقہ مدارس کی تعمیر و آبادی بھی شامل ہے لہٰذا وفاق کی مجلسِ منتظمہ کو اپنی صوابدید سے یہ رقم مدارس کی تعمیر و ترقی کے لیے خرچ کرنے کا حق حاصل ہے، بالخصوص آفات سماویہ جیسے ہنگامی حالات میں متاثرہ مدارس کی تعمیر و ترقی میں یہ رقم شرعاً خرچ کی جاسکتی ہے۔

دوسرا سوال مولانا مشرف علی صاحب نے یہ اٹھایا کہ وفاق المدارس نے گزشتہ اجلاس میں مدارس پر دو ہزار روپے سے لے کر دس ہزار روپے تک ان میں موجود درجوں کے اعتبار سے چندہ مقرر کیا ہے تو کیا مدارس پر اتنی بھاری رقمیں متعین کرنا اور جبراً ان سے وصول کرنا درست ہے؟ جب کہ مدارس کے پاس بھی یہ رقم صرف اپنے ہی مدرسے اور طلبہ پر خرچ کرنے کے لیے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ دوسرے مدارس اور طلبہ پر خرچ کرنے لگیں۔

اس پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے فرمایا کہ احتیاط تو اسی میں ہے کہ ارباب مدارس یہ رقم اپنے مدرسے کے فنڈ سے نہ دیں بلکہ اس کے لیے ایک الگ فنڈ قائم کریں اور اپنے متعلقین سے مستقل طور پر اس کے لیے چندہ کرلیں، لیکن اگر وہ مدرسے کے فنڈ سے ہی دے دیتے ہیں تو بھی کسی خاص خرابی اور حرج کی بات نہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب جو فنڈ وصول کرنے والی کمیٹی کے سربراہ ہیں، نے کہا کہ کسی کو یہ نہیں کہا گیا کہ یہ رقم اپنے مدرسہ کے فنڈ سے دیں بلکہ یہی کہا گیا ہے کہ اس کے لیے اپنے ذاتی تعلق کے حوالے سے الگ فنڈ اکٹھا کر کے ''ریلیف فنڈ'' میں جمع کروائیں۔ جبراً کسی سے قطعاً کوئی وصولی نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی سے یہ کہا گیا ہے کہ نہ دینے کی صورت میں مدرسہ کا الحاق وغیرہ ختم کیا جائے گا۔

ناظمِ اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری نے اس بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ''وفاق'' کے دستور کی دفعہ نمبر۴ کی شق نمبر۶ کے مطابق مدارس کا تحفظ بھی وفاق المدارس کے اغراض ومقاصد میں شامل ہے۔ اس لئے ''وفاق'' کی طرف سے یہ تعاون دستور کے عین مطابق ہے۔ بحث وتمحیص کے بعد مجلس عاملہ نے ریلیف فنڈ آمد وخرچ کے لیے ''وفاق'' کی طرف سے رقم دینے والے فیصلے کو درست قرار دیا اور گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی توثیق کی۔

۲۔ ریلیف فنڈ برائے مدارس ومساجد کی تقسیم پر غور: گزشتہ اجلاس کے دوران اس سلسلہ میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں:

(الف) سروے کمیٹی: یہ کمیٹی متاثرہ علاقوں کے مدارس ومساجد کا سروے کرے گی اور نقصانات کا تخمینہ لگائے گی۔ صوبہ سرحد کی سروے کمیٹی مفتی کفایت اللہ صاحب کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی جن کے اراکین میں قاضی عبدالعلیم صاحب اور مولانا فیض الرحمٰن صاحب شامل تھے۔ آزاد کشمیر کی سروے کمیٹی مولانا سعید یوسف صاحب کے سربراہی میں قائم کی گئی تھی۔ جس کے اراکین میں مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب، مولانا عبدالحیٔ صاحب اور مفتی عبدالشکور صاحب شامل تھے۔

(ب) وصولی فنڈ کمیٹی: یہ کمیٹی حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی جس کے اراکین میں مولانا انوار الحق صاحب، مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا عبداللہ جان صاحب، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب (ناظم دفتر وفاق) اور مولانا ولی خان المظفر صاحب شامل تھے۔

(ج) تنفیذی کمیٹی: وصول شدہ رقم خرچ کرنے کے لیے حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب کی سربراہی میں یہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے اراکین میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، قاضی محمود الحسن اشرف صاحب، مولانا مفتی عبدالشکور صاحب، سعید یوسف صاحب، مولانا مفتی محمد صاحب اور مولانا قاری منصور احمد صاحب شامل تھے۔

مجلسِ عاملہ کے اجلاس سے قبل گزشتہ رات بعد نماز مغرب تا گیارہ بجے تنفیذی کمیٹی کا اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، ظلہم کی زیرِ صدارت ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

① حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب ② حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب ③ حضرت مولانا امداد اللہ صاحب ④ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب ⑤ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ⑥ حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب ⑦ حضرت مولانا انوار الحق صاحب ⑧ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب ⑨ حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب ⑩ حضرت مولانا سعید یوسف صاحب۔

کارراوئی اجلاس تنفیذی کمیٹی: اجلاس میں سروے کمیٹی کی رپورٹوں پر غور وخوض ہوا جس کے بعد تنفیذی کمیٹی نے حاصل

شدہ رقم کو بہت کم قرار دیا اس لیے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے قائم کردہ ریلیف فنڈ میں اب تک صرف اسی لاکھ روپے جمع ہوئے ہیں جب کہ ادارے کی طرف سے تین کروڑ روپے کے ابتدائی فنڈ کے قیام کا اعلان ہوا تھا۔ چنانچہ اجلاس میں زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ کس طرح اس ہدف کو پورا کیا جائے؟ بحث کے بعد اس کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز وسفارشات طے کی گئیں:

❶ وفاق سے ملحق مدارس کی تعداد سات ہزار کے لگ بھگ ہے لیکن ریلیف فنڈ میں اب تک صرف پانچ سو مدارس نے باقاعدہ طور پر حصہ لیا ہے اس لیے باقی مدارس سے وصولی کو یقینی بنایا جائے۔ اس سلسلے میں وصولی فنڈ کمیٹی کے سربراہ مولانا عادل خان صاحب کے ذمے اب تک جن علاقوں کا دورہ کرنا باقی ہے، ان علاقوں کا دورہ جلد مکمل کیا جائے اور جن جگہوں پر اجلاس نہیں ہوسکے وہاں اجلاس بلاکر رقوم کو اکٹھا کرنا یقینی بنایا جائے۔ اسی طرح ان مدارس کو چندہ کی وصولی کے بارے میں خطوط لکھے جائیں تا کہ جلد از جلد متاثرہ علاقوں میں مساجد ومدارس کی تعمیر نو کا کام شروع کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی کی گئی کہ زلزلے سے متاثرہ علاقوں کے مدارس چونکہ ریلیف فنڈ سے مستثنیٰ ہیں لہٰذا ان علاقوں کا اس انداز سے دورہ نہ کیا جائے جس سے یہ تاثر ابھرے کہ انہیں بھی ریلیف فنڈ میں شریک کیا جارہا ہے۔ اسی طرح عمومی تشہیر کا طریقہ بھی اختیار نہ کیا جائے۔

❷ ملک کے ہر بڑے شہر میں تاجر، صنعت کار اور اہلِ ثروت حضرات کے ساتھ اکابرین وفاق کی ملاقاتوں اور وہاں اجلاس کا نظم طے کیا جائے اور یہ کام علاقائی مسئول کے ذمے ہو۔ ان علاقوں میں تاجروں، صنعت کاروں اور اہل ثروت حضرات کو متاثرہ علاقوں کے مدارس ومساجد کی تعمیر اپنے ذمہ لینے کی ترغیب دی جائے۔

❸ وفاق المدارس سروے رپورٹوں کی روشنی میں ایک جامع رپورٹ مرتب کرے جس کے اندر متاثرہ مدرسے اور مسجد کا نام، سربراہ کا نام، اس کا پورا پتہ اور اس کے نقصان اور تعمیر پر آنے والی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہو۔ چنانچہ تنفیذی کمیٹی کی اس سفارش پر مجلسِ عاملہ نے اس سلسلے میں چار حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی، جس میں صوبہ سرحد کے لیے دو حضرات مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب اور مفتی کفایت اللہ صاحب اور آزاد کشمیر کے لیے مولانا قاضی محمود الحسن اور مولانا سعید یوسف صاحب شامل کیے گئے اور ان کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ اپنے اسی سفر ملتان کے دوران ہی یہ کام مکمل کر کے جائیں تا کہ وفاق اس جامع رپورٹ کو تیار کر کے شائع کرسکے۔

❹ بیرون ممالک میں عام مساجد کی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور وہ مؤثر اور بھرپور انداز میں وہاں کام بھی کررہی ہیں اور ان کے پتے بھی موجود ہیں۔ ان کمیٹیوں کے ذمہ داران کو اکابرین وفاق کی طرف سے خطوط روانہ کیے جائیں جن میں انہیں متاثرہ علاقوں کے مدارس ومساجد کی تعمیر اپنے ذمہ لینے کی ترغیب دی جائے اور ساتھ ہی وہ رپورٹ (جس کا اوپر ذکر ہوا) بھی بھیجی جائے۔ اس سلسلہ میں صرف خطوط روانہ کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اپنے ذاتی تعلقات کو بھی

بروئے کار لایا جائے۔

5 ''وفاق المدارس'' ہم مسلک رفاہی اداروں مثلاً الرشید ٹرسٹ، الاختر ٹرسٹ، العصر ٹرسٹ، عالمگیر ویلفیئر ٹرسٹ، جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ، الخیر ٹرسٹ، بنوریہ ٹرسٹ، الرحمت ٹرسٹ وغیرہ سے رابطہ قائم کرے اور انہیں بھی اپنے ''رپورٹ'' کی روشنی میں ترغیب دی جائے کہ وہ وفاق کے ساتھ محض مالی تعاون نہ کریں بلکہ کچھ نہ کچھ مدارس و مساجد کی تعمیر اپنے ذمہ لیں اور پھر جن مدارس و مساجد کو وہ اپنے ذمہ لیں ان کے ذمہ داران کو باخبر کیا جائے کہ وہ فلاں ادارے سے رابطہ کریں۔

6 تنفیذی کمیٹی نے مجلس عاملہ سے یہ بھی سفارش کی کہ وفاق المدارس کی طرف سے ''ویلیفئر فنڈ'' میں دس لاکھ روپے کی رقم بطور چندہ ناکافی ہے جس میں اضافہ کیا جائے اور مزید دس لاکھ روپے ''وفاق'' دے تا کہ ادارے کی طرف سے اس کارِ خیر میں ایک معتد بہ حصہ شامل ہو۔

7 اجلاس میں اراکینِ عاملہ کی وہ فہرست سامنے لائی گئی جنھوں نے جو رقم اپنے ذمہ لی تھی وہ ادا کر دی یا اس میں کچھ ادائیگی کی اور کچھ باقی ہے اور بعض کی ابھی مکمل ادائیگی باقی ہے۔ جن اراکین عاملہ کی بعض یا مکمل ادائیگی باقی ہے ان کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ وہ جلد ادائیگی کا اہتمام فرمائیں۔ فہرست مندرجہ ذیل ہے:

تفصیل ''وفاق المدارس ریلیف فنڈ'' برائے بحالی مساجد و مدارس

شمار	نام معاونین مع پتہ	وعدہ رقم دوران اجلاس عاملہ ۲۱/شوال المکرم ۱۴۲۶ھ	وعدہ رقم دوران اجلاس عاملہ ۴/ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ	کل وعدہ رقم	ادائیگی	قابل ادائیگی
۱	حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، جامعہ فاروقیہ، کراچی	300000/-	300000/-	600000/-	......	300000/-
۲	حضرت مولانا زرولی خان صاحب، جامعہ احسن العلوم، کراچی	200000/-	......	200000/-	200000/-	......
۳	حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، دارالعلوم کراچی	200000/-	300000/-	500000/-	250000/-	250000/-
۴	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی	200000/-	300000/-	500000/-	500000/-	......

۵	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب، دارالعلوم الحسینیہ، شہداد پور، ضلع سانگھڑ	100000/-	......	100000/-	110000/-	......
۶	حضرت مولانا ادریس صاحب، انوار العلوم، کنڈیارو نوشہرو فیروز	100000/-	......	100000/-	......	100000/-
۷	حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب، مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول، ضلع ٹھٹھہ	......	20000/-	20000/-	......	20000/-
۸	حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب، دارالعلوم مدنیہ، بہاولپور	50000/-	......	55000/-	55000/-	......
۹	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، جامعہ خیر المدارس، ملتان	100000/-	......	100000/-	......	100000/-
۱۰	حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، جامعہ قاسمیہ سرف الاسلام چوک سرور شہید، ضلع مظفر گڑھ	50000/-	......	50000/-	32000/-	18000/-
۱۱	حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب، دارالعلوم کبیر والا ضلع خانیوال	50000/-	......	50000/-	30000/-	20000/-
۱۲	حضرت مفتی طاہر مسعود صاحب، مفتاح العلوم، سرگودھا	100000/-	......	100000/-	50000/-	50000/-
۱۳	حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور	100000/-	100000/-	200000/-	100000/-	100000/-
۱۴	حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب، دارالعلوم الاسلامیہ علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	......	100000/-	100000/-	......	کوشش کریں گے
۱۵	حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد	100000/-	......	100000/-	50000/-	50000/-
۱۶	حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، جامعہ فاروقیہ دھمیال پور روڈ، راولپنڈی	300000/-	......	300000/-	......	۴ جمادی الاولی تک ادائیگی کا وعدہ
۱۷	حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب، المرکز الاسلامی بنوں	50000/-	50000/-	100000/-	50000/-	50000/-
۱۸	حضرت مولانا انوار الحق صاحب، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک	100000/-	......	100000/-	20000/-	80000/-

۱۹	حضرت مولانا حسن جان صاحب، جامعہ امداد العلوم، پشاور	100000/-	......	100000/-	......	100000/-
۲۰	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، مدرسہ تعلیم القرآن ترنگڑی پائیں ضلع مانسہرہ	......	50000/-	50000/-	......	50000/-
۲۱	حضرت مولانا مفتی صلاح الدین صاحب، دارالعلوم چمن بلوچستان	100000/-	......	100000/-	......	100000/-
۲۲	حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب، مخزن العلوم، لورالائی، بلوچستان	20000/-	......	20000/-	......	20000/-
۲۳	حضرت مولانا سعید یوسف صاحب، دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری (آزاد کشمیر)	100000/-	......	100000/-	100000/-	......
۲۴	حضرت مولانا قاضی محمودالحسن اشرف صاحب، دارالعلوم الاسلامیہ چھترد و میل مظفرآباد	......	50000/-	50000/-	......	50000/-
	میزان	2420000/-	1020000/-	3440000/-	15470000/-	1893000/-

❸ اس کے علاوہ کمیٹی نے مجلسِ عاملہ سے سفارش کی کہ وفاق المدارس کا ایک اعلیٰ سطحی وفد صوبہ سرحد، آزاد کشمیر، وفاقی حکومت اور فوج کے اعلیٰ عہدیداران سے ملاقاتیں کر کے ان سے درخواست کرے کہ وہ اپنے تعمیرِ نو پروگرام میں وہاں کے متاثرہ مدارس ومساجد کو بھی بطورِ خاص شامل کریں اور جہاں شہر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر کے نئے سرے سے آباد کرنے کا پروگرام ہو وہاں مدارس ومساجد کو متبادل جگہ فراہم کی جائے ورنہ رقم دی جائے۔

مجلس عاملہ نے تنفیذی کمیٹی کی ان تجاویز سے اتفاق کر کے ان کی مکمل منظوری دی۔

(ہ) ریلیف فنڈ کی تقسیم کا طریقہ کار: فنڈ کی تقسیم کا طریقہ کار یہ طے کیا گیا کہ: ❶ متاثرہ علاقوں کے صرف ان مدارس کے ساتھ تعاون کیا جائے گا جو زلزلے سے متاثر ہونے سے پہلے ہی وفاق کے ساتھ ملحق ہوں۔ غیر ملحق مدارس یا زلزلے سے متاثر ہونے کے بعد الحاق کرنے والے مدارس کے ساتھ تعاون نہیں کیا جائے گا۔ ❷ تقسیم میں الحاق کے ساتھ ساتھ تین چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا: (الف) محل وقوع کیا ہے؟ (ب) نقصان کتنا ہوا؟ (ج) تعلیمی کارکردگی کیسی ہے؟

تنفیذی کمیٹی ہر ہر متاثرہ مدرسہ ومسجد کے بارے میں سروے رپورٹ کی روشنی میں فیصلہ کرے گی کہ کتنی رقم دی جائے؟

❸ منظوری میزانیہ برائے سال ۱۴۲۵ھ و ۱۴۲۶ھ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مالیاتی سال محرم الحرام تا ذوالحجہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۴۲۵ھ و ۱۴۲۶ھ کے میزانیے ''وفاق'' کے خازن حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب مدظلہم نے پیش کیے جو درج ذیل ہیں:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سالانہ گوشوارہ آمد برائے سال ۱۴۲۵ھ

سالانہ فیس	عالمیہ فیس	عالیہ فیس	خاصہ فیس	عامہ فیس	متوسط فیس	حفظ فیس	دراسات دینیہ فیس	ثنی سندات فیس	الحاق فیس	رسالہ فیس	اسٹاف سکیورٹی ڈپازٹ	متفرق	میزان
3668300	1299450	1455015	1949548	3055935	1025600	4478274	35095	426523	926285	671534	6000	585287	19464865

سالانہ گوشوارہ اخراجات برائے سال ۱۴۲۵ھ

مشاہرات	حق الخدمت	سفر خرچ	طباعت	طباعت ماہنامہ وفاق	کتابت	اسٹیشنری	فوٹو اسٹیٹ	ڈاک خرچ	بل بجلی/سوئی گیس	ٹیلیفون	مہمان نوازی	تعمیر و مرمت	خرید سامان	بینک چارجز/منی آرڈر فیس	آڈٹ فیس	کمپیوٹر اخراجات	متفرق اخراجات	میزان
2213676	8333684	49786	1760827	683685	312236	215829	100695	888304	104607	165055	591629	468287	346690	[illegible]	[illegible]	[illegible]	114624	16238559

سابقہ بچت (سال ۱۴۲۵ھ)	16302012.05
آمدن سال ۱۴۲۴ھ	20345404.00
میزان ۱۴۲۴ھ	39347416.05
خرچ ۱۴۲۴ھ	16238559.00
بقایا	16302012.05

بقایا کی تفصیل

زیر دست کیش ۱۴۲۵ھ	18158.00
بینک بیلنس ۱۴۲۵ھ	16283854.05
میزان	16302012.05

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سالانہ گوشوارہ آمد برائے سال ۱۴۲۶ھ

سالانہ فیس	عالمیہ فیس	عالیہ فیس	خاصہ فیس	عامہ فیس	متوسط فیس	حفظ فیس	دراسات دینیہ فیس	ثنی سندات فیس	الحاق فیس	رسالہ فیس	اسٹاف سکیورٹی ڈپازٹ	متفرق	میزان
3982293	1835845	1700045	2450145	3483450	1086850	4882080	68415	583510	1029885	889786	3000	1070320	23045404

سالانہ گوشوارہ اخراجات برائے سال ۱۴۲۵ھ

مشاہرات	حق الخدمت	سفر خرچ	طباعت	طباعت ماہنامہ وفاق	کتابت	اسٹیشنری	فوٹو اسٹیٹ	ڈاک خرچ	بل بجلی/ سوئی گیس	ٹیلیفون	مہمان نوازی	تعمیرو مرمت	خرید سامان	بینک چارجز/ منی آرڈر فیس	آڈٹ فیس	کیپیٹرا اخراجات	ریلیف فنڈ برائے زلزلہ	متفرق اخراجات	میزان
2147664	[illegible]	870659	[illegible]	871070	211345	92995	128382	936072	131404	27010	231992	1114811	148668	22260	9000	75087	100000	7605118	21508227

سابقہ بچت (سال ۱۴۲۵ھ)	16302012.05
آمدن سال ۱۴۲۶ھ	20345404.00
میزان ۱۴۲۶ھ	39347416.05
خرچ ۱۴۲۵ھ	21508277.00
بقایا	17839139.05

بقایا کی تفصیل

زیرِ دست کیش ۱۴۲۵ھ	15792.00
بینک بیلنس ۱۴۲۵ھ	17823347.05
میزان	17839139.05

گوشوارے میں گزشتہ سال کی بچت واضح طور پر درج نہیں تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب ظلہم اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہم نے اس نکتہ کو اجلاس کے سامنے اٹھایا جس پر سابقہ بچت کو واضح لفظوں میں درج کرنے کے بعد دوبارہ میزانیہ اجلاس میں پیش کیا گیا۔ طے پایا کہ آئندہ گوشوارے میں گزشتہ سال کی بچت کو واضح درج کیا جائے، پھر اس بچت کو آئندہ سال کی آمدنی میں ظاہر کیا جائے۔ اس طرح ہر سال کی بچت واضح درج ہونی چاہیے اور آئندہ سال کی آمدنی بھی واضح ہونی چاہیے۔ اسی طرح متفرق خرچ و آمدن میں بڑی بڑی آمدنیاں اور بڑے بڑے خرچ کو نوٹ دے کر واضح کیا جائے۔

میزانیہ پر بحث کے دوران حضرت ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب نے حسابات کے حوالے سے ایک دوسری خامی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سالانہ امتحانات کے اخراجات کے لیے مسئولین کو جو رقم دی جاتی ہے، مثلاً ایک لاکھ روپیہ، وہ اسی وقت خرچہ کی مد میں لکھ دی جاتی ہے، اب اگر اس میں سے کچھ رقم بچ جاتی ہے تو اس رقم کو واپس بھیج دیا جاتا ہے جس کو دفتر میں دوبارہ آمدنی کی مد میں لکھ دی جاتی ہے، اب اگر اس میں سے کچھ رقم بچ جاتی ہے تو اس رقم کو واپس بھیج دیا جاتا ہے جس کو دفتر میں دوبارہ آمدنی کی مد میں لکھ کر رسید کاٹ دی جاتی ہے جو کہ غلط ہے۔ اس لیے کہ اس طریقے میں ایک ہی آمدن کو دو مرتبہ ظاہر کیا جاتا ہے اور ایک ہی آمدن کی رسید دو مرتبہ کٹتی ہے۔ دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی محاسب بددیانتی کرنا چاہے تو آسانی سے کر سکتا ہے کہ واپس آنے والی رقم کو آمدن میں نہ ڈالے اور اس کی رسید بھی نہ کاٹے کیونکہ وہ رقم خرچہ میں تو ایک مرتبہ ڈالی جا چکی

ہے لہٰذا مسئول کو امتحانات کے اخراجات کے لیے جو رقم بھیجی جائے وہ پیشگی علی الحساب اور ایڈوانس کی مد میں لکھی جائے، پھر جب مسئول کے ہاں سے اخراجات کا حساب مکمل ہو کر آجائے اور اخراجات کا بل وہ بھیج دے تو اس رقم کو بلوں کے مطابق خرچہ میں ڈال دیا جائے۔

اس موقع پر حضرت ناظمِ اعلیٰ وفاق مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے بعض مسئولین کا شکوہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اخراجات کی بل بھجوانے میں بہت تاخیر کرتے ہیں حتیٰ کہ ایک سال تک وہ بل نہیں بھجواتے جس سے وفاق کا حساب کتاب بنانے میں دشواری پیش آتی ہے۔ مثلاً بعض مسئولین کی طرف سے ابھی تک ۱۴۲۶ھ کے بل وصول نہیں ہوئے تو ۱۴۲۶ھ کے حقیقی اخراجات کا میزانیہ کیسے تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسئولین کے بارے میں طے کیا گیا کہ انہیں آخری مرتبہ تنبیہ کر دی جائے، اگر وہ دوبارہ سستی کریں تو معزول کر دیا جائے اور آئندہ ہر مسئول پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ اپنے اخراجات کے تمام بل تیار کر کے مکمل حساب ۲۰ شعبان المعظم تک دفتر وفاق بھجوائیں۔ جو حضرات اس کے بعد اپنے حسابات روانہ کریں گے وہ حق الخدمت کے مستحق نہ ہوں گے اور وفاق المدارس انہیں تبدیل کرنے پر بھی غور کر سکے گا۔ بحث و تمحیص اور تنقیحات کے بعد ۱۴۲۵ھ اور ۱۴۲۶ھ کے سالانہ ''میزانیہ آمد و خرچ'' کی مجلسِ عاملہ نے منظوری دی۔

اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری نے اجلاس کو بتایا کہ الحمد للہ اس وقت ''وفاق'' کے حسابات صاف و شفاف ہیں۔ ناظمِ دفتر مولانا عبدالمجید صاحب، وفاق کے محاسب چوہدری ریاض احمد صاحب اور دیگر عملہ محنت و دیانت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ ''وفاق'' کا بجٹ بفضلہ تعالیٰ اطمینان بخش ہے۔ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب (خازن وفاق) ہر ماہ ملتان آکر آمد و خرچ کے حسابات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ادارے میں کام کرنے والے عملہ کی تنخواہ بھی قرض لے کر دی جاتی تھی۔ آج الحمد للہ ''وفاق'' کا اکاؤنٹ مستحکم اور پہلے سے کہیں زیادہ منظم ہیں۔

مجلسِ عاملہ نے اس کی تحسین کی اور ''ذمہ دارانِ وفاق'' کو مبارک باد پیش کی۔

۴۔ مسئولین کے لیے حق الخدمت: اس موقع پر اراکین عاملہ مفتی محمد طیب صاحب، مفتی محمد طاہر مسعود صاحب، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب، مولانا ارشاد صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب و دیگر نے یاد دہانی کرائی کہ گزشتہ اجلاس میں اُصولی طور پر مسئولین کے لیے حق الخدمت طے ہوا تھا مگر اس کی مقدار متعین نہیں ہوئے تھی۔ چنانچہ اس سلسلے میں فی مسئول فی الحال ۵۰۰۰ روپے حق الخدمت طے پایا اور یہ بھی طے پایا کہ اگر کسی مسئول کے مراکز امتحان ۲۰ سے زائد ہوں تو اس میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ صرف اس سال کے لیے طے پایا، باقی آئندہ کے لیے اس پر مزید غور کیا جائے گا۔

۵: الحاق فیس وداخلہ فیس وغیرہ میں اضافہ پر غور: داخلہ فیس میں اضافے کے حوالے سے حضرت ناظمِ اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے بتلایا کہ مہنگائی میں روز افزوں اضاف ادارے کے اخراجات پر اثر انداز ہورہا ہے اور اسی طرح درجہ کتب متوسطہ تا عالمیہ فی طالب علم آمدن کم ہے اور اس پر اٹھنے والے اخراجات زیادہ ہیں۔ دس سے لے کر بیس پچیس روپے فی طالب علم خرچ، آمدن سے زیادہ ہے۔ البتہ صرف شعبہ تحفیظ میں آمدنی کے حساب سے اخراجات کم ہیں۔ دن بدن وفاق کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ دفتر کے لیے نئی جگہ کی خریداری بھی زیرِ غور ہے اس لیے ان تمام عوامل کو پیش نظر رکھ کر داخلہ فیس، الحاق فیس اور سالانہ فیس میں اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے۔ چناں چہ مجلسِ عاملہ کی منظوری سے الحاق فیس، سالانہ فیس اور داخلہ فیس میں اضافہ کیا گیا۔ اضافہ کے ساتھ فیس کی ادائیگی کی شرح درج ذیل ترتیب کے مطابق ہوگی۔

درجات	الحاق فیس		سالانہ فیس			داخلہ فیس
	سابقہ فیس	موجودہ فیس	سابقہ فیس	موجودہ فیس	سابقہ فیس	موجودہ فیس
تحفیظ	۷۰۰	۱۰۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۷۵	۹۰
متوسطہ	۷۰۰	۱۰۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۸۵	۹۰
عامہ	۱۰۰۰	۱۲۰۰	۶۰۰	۸۰۰	۸۵	۹۰
خاصہ	۱۰۰۰	۱۲۰۰	۶۰۰	۸۰۰	۹۵	۱۰۰
عالیہ	۱۷۰۰	۲۰۰۰	۱۲۰۰	۱۵۰۰	۱۱۵	۱۲۰
عالمیہ	۲۲۰۰	۲۵۰۰	۱۸۰۰	۲۰۰۰	۱۴۵	۱۵۰

واضح رہے کہ الحاق فیس میں اضافے کا اطلاق فوری طور پر ہوگا جب کہ سالانہ اور داخلہ فیسوں میں اضافے کا اطلاق آئندہ سال ۱۴۲۸ھ سے ہوگا۔

۶۔ دیگر اُمور باجازت صدر: اس کے تحت کئی سارے اُمور زیرِ بحث آئے جن کو وفاق کے ناظمِ اعلیٰ نے صدر صاحب کی اجازت سے اجلاس میں پیش کیے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) اصلاح دستور وفاق: وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا دستور ''قابلِ غور'' ہے۔ آج کل کے حالات کے پیشِ نظر وفاق جس تیزی سے ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ آئندہ دنوں میں شاید یہ عالمی ادارے کی حیثیت اختیار کر جائے اس لیے آئندہ متوقع طور پر پیش آنے والی مشکلات کے پیشِ نظر اس میں تبدیلی وترمیم ناگزیر ہے۔ لہٰذا وفاق کو چاہیے کہ ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی جائے جو خوب غور وخوض کر کے دستور کو از سرِ نو

مرتب کرے۔ اس کمیٹی میں چاروں صوبوں کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ کمیٹی دیگر جامعات، تنظیمات اور اداروں کی دستاویز کو سامنے رکھ کر اس دستور کو جامع اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنائے اور پھر اسے عاملہ کے سامنے پیش کرے۔
کمیٹی مندرجہ ذیل اُمور کو مدِ نظر رکھے:

(۱) اب تک وفاق کے اجلاسوں میں جو فیصلے ہوئے ہیں اور جو قواعد وضوابط بنائے گئے ہیں انہیں یکجا طور پر مرتب کیا جائے۔

(۲) غیر منظور شدہ مگر معمول بہا قوانین وقواعد جو ابھی تک قید تحریر میں تو نہیں لائے گئے البتہ سینہ بہ سینہ معمول بہا چلے آ رہے ہوں انہیں بھی مرتب کیا جائے۔ (۳) وفاق کے موجودہ دستور کو بھی مدِ نظر رکھا جائے۔ (۴) دیگر اداروں اور جماعتوں کے دستوروں سے بھی مدد لی جائے۔

چناں چہ مجلس عاملہ نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ایک دستوری کمیٹی بنائی جس کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب اور سیکرٹری مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب مقرر کیے گئے، جب کہ اراکین میں مولانا نصیب علی شاہ صاحب، مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب، مولانا مفتی محمد طیب صاحب، مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا عبداللہ جان صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب، مولانا امداد اللہ صاحب اور مولانا رشید اشرف صاحب شامل ہیں۔ کمیٹی جلد از جلد اپنا کام مکمل کر کے مجلسِ عاملہ کے سامنے پیش کرے۔ اس سلسلے میں مجلسِ عاملہ نے ایک ذیلی کمیٹی بھی بنائی جو سابقہ اجلاسوں کے فیصلے اور قواعد وضوابط کو یکجا مرتب کر کے دستور ساز کمیٹی کے سامنے پیش کرے گی۔ اس کمیٹی میں مفتی محمد طیب صاحب، مولانا ارشاد صاحب اور مولانا عبدالمجید صاحب (ناظم دفتر وفاق) شامل کیے گئے۔

(ب) ڈائریکٹری وفاق: مجلسِ عاملہ نے وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کی بھی منظوری دی جس میں ملحقہ مدارس کا مکمل پتہ، فون نمبرز اور مکمل کوائف شائع کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس میں مختلف تجارتی کمپنیوں، رسائل وجرائد اور مدارس کے تعارفی اشتہارات بھی شائع کیے جائیں گے۔ ناظمِ اعلیٰ وفاق نے مجوزہ ڈائریکٹری کا ایک نمونہ بھی مجلسِ عاملہ کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک تو مدارس کا آپس میں رابطہ آسان ہو جائے گا اور اب تک وفاق سے ملحقہ تمام مدارس کی فہرست یکجا سامنے آ جائے گی۔ اس کے علاوہ وفاق کے تعارف اور خدمات کے حوالے سے مضامین شائع کیے جائیں گے۔

(ج) کنونشن رپورٹ: وفاق المدارس کے ایک اجلاس میں، اسلام آباد میں پچھلے سال وفاق کے تحت جو کنونشن ہوا تھا اس کی ایک رپورٹ شائع کرنے کا فیصلہ ہوا تھا لیکن ناظمِ اعلیٰ صاحب نے کہا کہ وہ رپورٹ اور اس کی پوری روئیداد تقریباً مختلف رسالوں اور قومی اخبارات کے علاوہ ماہنامہ ''وفاق المدارس'' میں منظرِ عام پر آ چکی ہے اس لیے اس

کا الگ سے شائع کرنا ایک طرح سے اضافی خرچ ہوگا۔ چناں چہ طے یہ ہوا کہ اس کو الگ سے چھاپنے کی ضرورت نہیں۔

(د) عصری نصاب کی تطہیر: وفاق المدارس کے ناظمِ اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ ایک اجلاس میں عصری نصاب کے حوالے سے چاروں صوبوں کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کا کام پہلی کلاس سے لے کر دسویں تک کا جو حکومتی نصاب اسکولز میں پڑھا جا رہا ہے، اس کے اندر غیر شرعی مواد کی نشان دہی کرنا تھا۔ کمیٹی نے اب تک یہ کام نہیں کیا جسے جلد از جلد مکمل کیا جانا چاہیے۔ چناں چہ طے ہوا کہ ان کمیٹیوں کو دوبارہ متحرک اور فعال بنایا جائے اس لیے کہ وفاق المدارس یہ چاہتا ہے کہ جتنا بھی ہمارا عمومی اور ملکی نصابِ تعلیم ہے اگر اس میں غیر شرعی اور غیر اسلامی مواد موجود ہو تو اس سلسلے میں ہم حکومت سے بات کریں اور نصاب کو خالص اسلامی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا سکے کیوں کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے اس لیے اس کے نصاب کو بھی اسلام سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

(ہ) بنات کے نصاب کے بارے میں ایک تجویز: بنات کے نصاب کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے گزشتہ ایک اجلاس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ وفاق کا بنات کے لیے ایک نصاب وہ ہونا چاہیے جو صرف ضروری اور بنیادی علمِ دین پر مشتمل ہو جس میں اسلام کے بنیادی اصول، عقائد اور احکام کا احاطہ کیا گیا ہو اور یہ پورے ملک میں نافذ ہو اور دوسرا نصاب وہ ہونا چاہیے جو بنین کا ہے، چناں چہ اس بارے میں یہ طے ہوا کہ اس کو آئندہ اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے گا۔

(و) الحاق وداخلہ کے لیے طلبہ کی کم سے کم تعداد: گزشتہ ایک اجلاس میں طلبہ کی تعداد کے بارے میں یہ طے کیا گیا تھا کہ ہر درجہ میں کم از کم تین طلبہ اور طالبات مدرسے کے الحاق اور طلبہ کے امتحانی داخلہ کے لیے ضروری ہیں لیکن اس فیصلے میں انتظامی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ طے یہ ہوا کہ دورۂ حدیث شریف یعنی درجہ عالمیہ کے بارے میں تو یہ ضابطہ برقرار ہے کہ عالمیہ تک الحاق صرف اس صورت میں ہوگا ک جب کم از کم تین طلبہ یا طالبات اس درجہ (جس میں وہ امتحان دے رہے ہوں) میں زیرِ تعلیم ہوں۔ باقی تحتانی درجات کے بارے میں تسامح کر لیا جائے کہ اگر تین سے کم طلبہ یا طالبات ہوں تو اس درجہ کا الحاق وداخلہ منظور کر لیا جائے۔

(ز) دفتر وفاق: وفاق المدارس کی بڑھتی ہوئے ضروریات کے پیشِ نظر اس کا موجودہ دفتر ناکافی ہے۔ بالخصوص مارکنگ کے دنوں میں تو خیمے وغیرہ لگا کر اور مسجد میں عملہ بٹھا کر بمشکل کام چلایا جاتا ہے۔ اب دو صورتیں ہیں کہ یہاں تہ خانہ اور چار منزل عمارت بنوائی جائے یا نئی وسیع جگہ لے کر وہاں اپنی ضروریات کے مطابق دفتر تعمیر کیا جائے۔ موجودہ جگہ لان وغیرہ چھوڑ کر صرف ڈیڑھ کنال بچتی ہے جو موجودہ ضروریات پوری نہیں کر سکتی آئندہ کی ضروریات کیا پوری کرے گی، لہٰذا اجلاس میں اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے دفتر کے لیے نئی جگہ خریدنے کا فیصلہ ہوا جہاں ایک بڑا سیکرٹریٹ بنایا جائے گا اور موجودہ دفتر کو فروخت کر کے اس کی رقم وہیں لگائی جائے۔ چناں چہ اس سلسلہ میں مختلف

پراپرٹی ڈیلروں سے رابطہ کر کے چند جگہیں دیکھی گئیں۔

بعض حضرات کا وفاق کا سیکرٹریٹ ملتان کے علاوہ کسی اور شہر میں منتقل کرنے کی بھی بات کی لیکن ناظمِ اعلیٰ صاحب نے کہا کہ ایک تو اس کے لیے وفاق کے دستور میں ترمیم کرنا پڑے گی دوسرے وفاق کی بنیاد ملتان میں رکھی گئی تھی اس لیے اب یہاں سے کسی اور جگہ منتقل مناسب نہیں۔ ملتان ملک کے وسط میں ہے ہر صوبے سے آنے والے افراد کے لیے آنے جانے اور ڈاک وغیرہ بھیجنے میں آسانی رہتی ہے۔

مجلس عاملہ ناظمِ اعلیٰ صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ملتان میں دفتر وفاق کے لیے نئی جگہ لینے او روہاں دفتر تعمیر کرنے کے لیے منظوری دی۔

(ح) نصاب تجوید کی تیاری: وفاق المدارس کے گزشتہ ایک اجلاس میں مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کی تجویز پر وفاق کے زیرِ انتظام تجوید کے امتحان لینے کا مسئلہ آیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے مطابق صوبہ سرحد میں کئی سرکاری پوسٹیں تجوید کی ہوتی ہیں جب کہ وفاق کی سند تجوید کی نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق اجلاس میں طے پایا کہ تجوید کا دوسالہ نصاب تیار کیا جائے گا اور نصابی کمیٹی یہ نصاب مرتب کرے گی۔ حضرت ناظمِ اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نصابی کمیٹی مقرر کریں گے۔

تحفیظ کا امتحان بھی ''تحفیظ وتجوید'' کے نام سے لیا جائے گا۔ اس میں جمال القرآن کا امتحان بھی لازمی وہ گا اور اس پر ۱۴۲۸ھ سے عمل درآمد ہوگا جب کہ سند میں عبارت ''حفظ القرآن وتجویدہ'' کردی جائے گی۔

(ط) رپورٹ ملاقات صدرِ پاکستان: ۲۵/ فروری ۲۰۰۶ء کو اسلام آباد میں اکابرین وفاق کی صدرِ پاکستان سے ملاقات ہوئی۔ وفد کی قیادت صدر الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کر رہے تھے۔ وفد میں حضرت مولانا حسن جان صاحب، ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہم شامل تھے۔ دوسری طرف صدر جنرل پرویز مشرف، وزیرِاعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی، وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق، وفاقی وزیر شیخ رشید احمد اور دیگر حکام تھے۔ وفد کی ترجمانی کے فرائض حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سرانجام دے رہے تھے۔ وفد نے درج ذیل امور پر صدرِ پاکستان سے گفتگو کی:

(۱) سب سے پہلے توہین آمیز کارٹونوں کے متعلق گفتگو ہوئی کہ حکومت پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ میں اپنے سفیر کے ذریعے احتجاج نوٹ کروایا جائے اور اقوام متحدہ میں قانون سازی کے ذریعہ توہینِ رسالت کو عالمی سطح پر قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اور اس میں ملوث ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں۔

(۲) مدارس کے بارے میں صدرِ پاکستان سے استفسار کیا گیا کہ آپ مدارس اور ارباب مدارس کے متعلق کیا

رائے رکھتے ہیں؟ کیا یہ دہشت گرد اور انتہاء پسند ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اربابِ مدارس بڑے اچھے لوگ ہیں، قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ انتہا پسند، دہشت گرد یا فرقہ پرست لوگ نہیں ہیں، تاہم سرحد اور بلوچستان کے سرحدی علاقے میں کچھ مدارس کے بارے میں اطلاعات ہیں کہ وہاں اسلحہ ہے اور عسکری ٹریننگ ہوتی ہے۔ ہم نے کہا کہ آپ اس کی تحقیق کریں۔ ہمارے خیال میں یہ مدارس کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ آپ تک غلط اطلاعات پہنچائی جاتی ہیں۔ صدر نے اجلاس میں موجود حکام کو ہدایت کی کہ وہ انٹیلی جنس ایجنسیوں کی رپورٹس کو ایک ماہ کے اندر یکجا کریں اور اکابرین وفاق کے ساتھ آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کریں۔

(۳) غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ زیرِ بحث آیا۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ بتائیں کبھی غیر ملکی طلبہ کی وجہ سے کوئی مسئلہ پیدا ہوا ہو یا کسی قسم کی شکایت ہو۔ مدارس میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے ممالک میں جانے والے طلباء پاکستان کے رضا کار سفیر ہوتے ہیں۔ ان طلباء کی وجہ سے آج تک امن وامان کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی یہ طلباء کسی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اُن کی تعلیم پر پابندی غیر آئینی، غیر قانونی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی ہے۔ صدر پاکستان نے کہا کہ مجھے آپ حضرات کی رائے سے اتفاق ہے۔ آپ وزارت مذہبی امور سے طریقہ کار ایک ماہ تک طے کرلیں، ہم اجازت دے دیں گے۔

(۴) وفاق اور دیگر دینی مدارس کے بورڈز کو تعلیمی بورڈ کا درجہ دینے کے متعلق بات ہوئی۔ صدر پاکستان نے کہا کہ آپ وزارتِ تعلیم، وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور سے مل کر معاملات طے کرلیں اور ایک ماہ کے اندر فیصلہ کرلیں۔ چناں چہ ان لوگوں سے بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مدارس میں میٹرک تک مضامین لازمی قرار دیئے جائیں۔ سرکاری نصاب پڑھایا جائے اور یہ کہ اس کا امتحان ہم خود لیں گے جس میں آپ کے لوگ بھی شریک ہوں گے۔ باقی درس نظامی کا امتحان آپ خود لیں۔ ہم نے کہا کہ عصری مضامین کا امتحان بھی ہم خود لیں گے بہر حال ابھی یہ مسئلہ زیرِ غور ہے۔

(ی) دورہ برطانیہ: حال ہی میں اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ پاکستان کے رہنماؤں نے ایک نمائندہ وفد کی حیثیت سے برطانوی وزارت خارجہ کی دعوت پر انگلینڈ کا دورہ کیا جس میں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، مولانا مفتی منیب الرحمان صاحب، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کے علاوہ اہلحدیث اور شیعہ مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مدارس کے ذمہ داران اور بعض حکومتی عہدیدار بھی شامل تھے۔

برطانوی وزارت خارجہ نے پاکستانی وفد کے سامنے اپنے مقاصد اور اہداف کا کھل کر اظہار کیا اور واضح کیا کہ برطانیہ دینی مدارس سے نہ تو متنفر ہے اور نہ ہی وہ اس کے حق میں ہے کہ مدارس بند کر دیئے جائیں۔ ۷/ جولائی کے بعد اگر اس طرح کی کوئی سوچ اپنائی گئی ہے تو یہ پاکستانی مدارس اور حکومت کی اپنی سوچ ہے۔ برطانوی حکومت کی خواہش

صرف اتنی سے ہے کہ کوئی مدرسہ دہشت گردی کا مرکز نہ بنے۔ نیز دوسروں کے موقف کے حوالے سے تحمل اور رواداری کے منافی کوئی طرزِ عمل کسی مدرسے کی طرف سے سامنے نہ آئے۔

وفد کے رہنماؤں نے بھی واضح الفاظ میں اپنا مؤقف برطانیہ کے حکومتی اہلکاروں اور مختلف تعلیمی اداروں کے سامنے رکھا۔ ان کا کہنا ہے کہ اعلیٰ دینی تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کی اسلام اور قرآن وسنت سے مضبوط وابستگی برقرار رکھنا اور انسانی سوسائٹی کو اچھے اور باکردار افراد فراہم کرتے رہنا دینی مدارس کا بنیادی اور اہم مقصد ہے۔ دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر حالیہ برسوں میں پاکستان کے تقریباً تمام ہی مکاتبِ فکر کے وفاقوں نے انگریزی کی تعلیم بحیثیت زبان شروع کی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر، جنرل سائنس، تاریخ، جغرافیہ اور مطالعہ پاکستان وغیرہ کو بھی اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اس لیے اب دینی مدراس میں اعلیٰ دینی تعلیم کے ساتھ بقدرِ ضرورت عصری علوم کا بھی لحاظ رکھا جارہا ہے لیکن چوں کہ ہمارا اصل مقصد دینی واسلامی علوم کے عالی دماغ ماہرین پیدا کرنا ہے اس لیے عصری فن میں اور ٹیکنیکل علوم میں مکمل شعبے قائم کرنے اور ان علوم پر کامل دسترس رکھنے والے ماہرین پیدا کرنے کی ہم سے توقع نہیں کرنی چاہیے۔ ہمارے ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ حکومتی مداخلت دینی تعلیم کے نصاب ونظام اور اہداف ومقاصد کے لیے تباہ کن ثابت ہوتی رہی ہے۔

(ی الف) **تعطل یا منسوخی الحاق:** مجلسِ عاملہ کے سامنے ناظم اعلیٰ وفاق کی طرف سے وفاق کے ساتھ ملحق ایسے دس مدارس کی فہرست پیش کی گئی جن کا الحاق ایک سال کے معطل کیا گیا تھا اور ان کی طرف سے معافی مانگنے پر ان کا الحاق بحال کر دیا گیا۔ اسی طرح اجلاس نے ان کے امتحانی نتائج جاری کرنے کی بھی اجازت دی۔ البتہ ان کو تنبیہی خطوط لکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان مدارس کی فہرست درج ذیل ہے:

فہرست مدارس سالانہ امتحان ۱۴۲۶ھ کے دوران جن مدارس کے بارے میں شکایات موصول ہوئیں۔

نمبر شمار	الحاق نمبر	نام مدرسہ/جامعہ	شکایت	فیصلہ	تحقیقاتی رپورٹ
01	05631	مدرسہ فاطمۃ الزہراء سرائے صالح، ہری پوری	نگران عملہ کے ساتھ ان کا رویہ درست نہیں تھا	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر معذرت کی تحقیقاتی افسر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے الحاق بحال کرنے کی سفارش کی ہے
02	02301	جامعہ زکریا قائم پور حاصل پور، ضلع بہاولپور	سینٹر میں بے جا مداخلت کی گئی	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر معذرت کی گئی۔ مفتی عطاء الرحمان صاحب نے تحقیق کے بعد الحاق بحال کرنے کی سفارش کی۔
03	02308	جامعہ تعلیمات دینیہ للبنات چشتیاں، ضلع بہاولنگر	سینٹر میں بے جا مداخلت او رنگران عملہ سے گستاخی	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر مدرسہ نے معذرت کرلی ہے۔ نگرانِ اعلیٰ اور تحقیقاتی افسر مفتی عطاء الرحمٰن صاحب نے الحاق بحال کرنے کی سفارش کی

05	02573	جامعہ حمیرا للبنات چرچ روڈ، رحیم یار خان	نگران عملہ کے ساتھ رویہ درست نہ تھا	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر مدرسہ نے معذرت تحریر کر دی ہے۔ مفتی عطا الرحمٰن صاحب تحقیقاتی افسر نے الحاق بحال کرنے کی سفارش کی۔
06	01096	جامعہ نعمانیہ حلیمہ سعدیہ ایم ای ایس کالونی ملتان	نگران عملہ سے رویہ درست نہ تھا اور پردہ کی پابندی نہیں تھی	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر معلوم ہوا کہ رپورٹ جذبات میں لکھی گئی لہٰذا الحاق بحال کیا جائے۔
07	03100	مخزن العلوم خلیلیہ سکندر پور، ہری پور	مدرسہ کی معلمات اور طالبات کا رویہ نگران عملہ کے ساتھ درست نہ تھا	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر معذرت کر لی۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب تحقیقاتی افسر نے الحاق بحال کرنے کی سفارش کی۔
08	00122	مدرسۃ البنات سراجیہ، ژوب	سینٹر میں بے جا داخلت کی گئی	ایک سال کے لیے الحاق معطل	ابھی تحقیقات نہیں کرائی گئی
09	02029	جامعہ اشرفیہ ناظم آباد، کراچی	مدرسہ کی انتظامیہ کا تعلق جماعت مودودی سے ہے	الحاق کالعدم	مودودیت سے تعلق کے بارے میں حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب سے تحقیق کرائی گئی۔ موصوف کی رپورٹ کے مطابق مدرسہ کا تعلق مودودیت سے نہیں ہے
10	00165	دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد، کوئٹہ	پرائیویٹ طلباء کو داخلہ دیا گیا	ایک سال کے لیے الحاق معطل	تحقیق پر مدرسہ نے واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے تاہم معذرت کر لی ہے اور تحقیقاتی افسر مولانا عبداللہ جان صاحب نے الحاق بحال کرنے کی سفارش کی ہے۔(۱)

☆ مدرسہ بدر الاسلام نزد سیٹھی مسجد، ایبٹ آباد اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ، میرپور آزاد کشمیر کا الحاق بھی ضوابط وفاق کی خلاف ورزی کی وجہ سے علاقائی مسئولین کی رپورٹوں کی بنیاد پر معطل کر دیا گیا ہے۔

تاہم ان کے علاوہ چار مدارس ایسے تھے جن کے بارے میں تفصیلی بحث ہوئی۔

(۱) مرکز علوم اسلامیہ راحت آباد، پشاور: مرکز علوم اسلامیہ راحت آباد پشاور کا الحاق وفاق المدارس العربیہ کے دستور کی دفعہ نمبر ۱۸ کی شق نمبر (۱) ''ادارہ کا اہلسنت والجماعت حنفی (دیوبندی) مسلک پر ہونا'' کی خلاف ورزی کرنے کی بناء پر معطل کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں وفاق کی طرف سے تیار کی گئی تحریر پر ان کے بیٹے سید العارفین جو اس وقت وہاں کے ذمہ دار ہیں، نے دستخط کیے ہیں، تاہم سرپرست اعلیٰ ہونے کے ناطے اگر مولانا راحت گل صاحب بھی دستخط کر دیں تو ان کا الحاق بحال کر دیا جائے۔ (۲)

(۱)...... لیکن نگران اعلیٰ کا کہنا ہے کہ امتحان ہال میں خود شریک امتحان طلبہ نے بتایا کہ فلاں فلاں طالب علم اس مدرسہ کے نہیں ہیں پرائیویٹ ہیں اس لیے الحاق کالعدم کا فیصلہ برقرار رکھا گیا۔

(۲)...... بعد میں سید العارفین صاحب نے مولانا ولی خان مظفر سے دوران گفتگو ذکر کیا کہ وہ وفاق کے نصاب سے مطمئن نہیں لیکن متبادل نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً الحاق کے خواہش مند ہیں اسی طرح ان کی گفتگو سے یہ بات بھی آئی کہ علماء دیوبند کے ساتھ ان کی ذہنی ہم آہنگی نہیں اس لیے صدر وفاق نے تجویز دی ہے کہ آئندہ مجلس عاملہ اس سلسلے میں دوبارہ غور کر کے فیصلہ کرے۔

(۲) جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان: جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان کا الحاق مسئول کے ساتھ بدتمیزی اور اپنے اجلاسوں کی ویڈیوں فلم بنانے پر دو سال سے معطل ہے۔ حضرت صدر الوفاق مدظلہم نے فرمایا کہ مدرسہ کے مہتمم چندہ کے حصول کی خاطر باہر کے ملکوں میں اجلاس کی ویڈیو اور البم وغیرہ جا کر دکھاتے ہیں۔ جب ہمیں تحقیق ہو جائے گی کہ انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا اور پکی توبہ کر لی ہے تو ان کا الحاق بحال کر دیا جائے گا فی الحال الحاق معطل رہے گا۔ مجلس عاملہ نے اس سے اتفاق کیا۔

(۳) جامعہ اشرفیہ کراچی: جامعہ اشرفیہ ناظم آباد کراچی کا الحاق بھی وفاق المدارس العربیہ کے دستور کی دفعہ نمبر ۱۸ کی شق نمبر (۱) ''ادارہ کا اہل سنت والجماعت حنفی (دیوبندی) مسلک پر ہونا کے خلاف ورزی میں ملوث ہونے، طلبہ کی غیر شرعی وضع قطع وغیرہ جیسے امور پر نگران اعلیٰ کی رپورٹ کی روشنی میں گزشتہ سال ان کے شعبہ بنین کا الحاق معطل کیا گیا تھا۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے اس بارے میں کہا کہ مجھے ذاتی طور پر انتظامیہ کے بارے میں علم ہے کہ وہ مذکورہ دستور کی خلاف ورزی میں ملوث نہیں ہیں تاہم ان کے بارے میں دوسری شکایت درست ہے۔ حضرت صدر صاحب نے بھی اس کی تائید کی۔

اس پر خوب غور وخوض کے بعد یہ طے کیا گیا کہ گزشتہ سال کے بنین کا نتیجہ کالعدم قرار دیا جائے اور الحاق بدستور معطل رہے گا اور اس سال تین رکنی کمیٹی مدرسہ کا معائنہ کرے گی۔ اس کمیٹی کی معائنہ رپورٹ کی روشنی میں الحاق معطل رکھنے یا بحال کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کمیٹی میں کراچی کے تین بڑے مدارس جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ دارالعلوم کراچی اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے ایک ایک نمائندہ شریک کیا جائے گا۔

(۴) اشرف المدارس، کراچی: اشرف المدارس کا مسئلہ یہ تھا کہ وفاق المدراس میں شامل ایک مدرسہ پر حکیم محمد مظہر صاحب نے قبضہ کیا جس سے تنازع پیدا ہوا، حکیم مظہر صاحب نے اس تنازع کے بارے میں حضرت صدر وفاق کو اپنا ثالث مقرر کیا، مگر پھر فیصلے کے بعد انہوں نے صدر وفاق کا فیصلہ نہیں مانا اور اس مدرسے سے اپنا قبضہ ختم نہیں کیا تو ان کے بارے میں طے یہ ہوا کہ وفاق المدارس اگرچہ مدارس کے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دیتا اور نہ اس کی پالیسی ہے لیکن اس معاملے میں حضرت صدر وفاق کو ثالث ماننے کے باوجود حکیم محمد مظہر صاحب نے ان کا فیصلہ نہیں مانا اور طاقت کے زور پر وفاق المدارس میں شامل مدرسے پر اپنا قبضہ برقرار رکھا، اس لیے ''وفاق'' کی عظمت اور ایک منظم تعلیمی بورڈ کی اتھارٹی ہونے کی حیثیت کا تقاضہ ہے کہ ان کے ادارے اشرف المدارس کا الحاق بدستور کالعدم رہے، جب تک وہ وفاق کے سربراہ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے، مجلس عاملہ نے اس کی منظوری دی۔

(ی ب) ایک افسوس ناک شکایت: بعض مدارس کے ذمہ داران کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ

وفاق المدارس کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ دستور کی دفعہ نمبر ۱۹ شق نمبر (۲) کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں طے ہوا کہ ان مدارس کو تنبیہی خطوط ارسال کیے جائیں، اگر پھر بھی وہ اپنی روش سے باز نہیں آتے تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۷۔ قراردادیں:

اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

۱۔ ذرائع ابلاغ میں اسلامیات کے نصاب کی تبدیلی کی خبریں آ رہی ہیں اور صدرِ پاکستان، وزارتِ تعلیم اور دیگر اربابِ حکومت کی طرف سے جو بیانات آ رہے ہیں اگر تو اس کو بہتر اور معیاری بنایا جانے کے لیے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے تو وفاق ایسی کسی بھی کوشش کی تحسین کرے گا لیکن اگر نصاب میں سے ارکان اسلام کو نکالا جاتا ہے یا حقوق العباد کے نام پر حقوق اللہ کو نکالا جائے تو ایسی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اس کے نصاب کو اسلام سے ہم آہنگ رہنا چاہیے۔

۲۔ وفاق المدارس کی قیادت پر ارکان عاملہ اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور وفاق المدارس نے حکومت کے خلاف دوسرے وفاقوں کے ساتھ مل کر جو مؤقف اختیار کیا ہے اس کی تحسین کرتے ہیں۔

۳۔ یہ اجلاس مغربی ممالک کی طرف سے چھاپے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

۴۔ ۲۵/فروری ۲۰۰۶ء کو وفاق کے اکابرین اور صدرِ پاکستان کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے تھے اور اس میں جو باتیں طے ہوئی تھیں ان میں سے غیر ملکی طلبہ کے مسئلے پر ایک ماہ کے اندر اندر مستقل طور پر اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ اور حکومتی نمائندوں کے درمیان معاملات طے ہونے تھے اور وفاقوں کو امتحانی بورڈ کا درجہ دینے جیسے معاملات کو بھی حتمی شکل دیا جانا تھا جس میں بعض وزراء اور بیوروکریسی رکاوٹ بنی ہیں۔ صدر پاکستان اس کا نوٹس لیں اور متعلقہ وزارتوں کو اس بارے میں واضح ہدایات دی جائیں۔

اجلاس میں جامعہ عربیہ دارالقرآن (کرخ، بلوچستان) کے استاد حدیث حضرت مولانا محمد صاحب کے حق میں دعائے مغفرت بھی کی گئی جو حال ہی میں انتقال فرما گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی حضرت صدرِ الوفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کی دعا سے تقریباً ۳:۴۵ پر اجلاس ختم ہوا۔

☆......☆......☆